سوال

شعر کی شرعی حیثیت

جواب

اللہ تعالی سے اس کی فکر طلب کرنے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دعائیہ شاعری میں اس شعر کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟ کروں قربان اپنی ساری خوشیاں ’’تو اپنا غم عطا کر‘‘، دل بدل دے! اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اس کی ’فکر‘ طلب کرنے کی کیا حیثیت ہے۔؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! اگر تو اس شعر میں شاعر کا مخاطب اللہ تعالی کی ذات ہے، اور اس میں خلاف شرع کوئی خفیہ مفہوم نہیں پایا جاتا تو ظاہری مفہوم کے اعتبار سے اس شعر میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی دعا کرے کہ اے اللہ مجھے صراط مستقیم پر چلا، مجھے آخرت کی تیاری کی توفیق دے دے۔ اور آخرت (یا اللہ کو پانے کی فکر) تو شرعا مطلوب ہے، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں بھی اس کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔: "مَنْ كَانَتْ الآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ" (الترمذي : 2465، صحح الألباني في "السلسلة الصحيحة" (670/2) جس شخص کو آخرت کا غم ہو، اللہ اس کے دل میں غنا ڈال دیتے ہیں، اس کے معاملات کو درست کر دیتے ہیں اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔ اور جس کو آخرت کی فکر ہو اللہ اس کے سامنے فقر رکھ دیتے ہیں، اس کے معاملات کو بکھیر دیتے ہیں اور اس کے پاس اتنی ہی دنیا آتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی ہوتی ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور آخرت کی فکر کرنا ایک مستحسن عمل ہے۔ جس کی شریعت کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث